بسم اللہ الرحمن الرحیم

پشاور کاروائی کے حوالے سے امیر تحریک طالبان پاکستان طالبِ حق فضل اللہ خراسانی حفظہ اللہ کا بیان

پہلی بات فوج اور موجودہ حالات کے حوالے سے یہ کہ، ماضی میں فوج نے جو کچھ کیا اسے پاکستان کے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں، اور یہ سب کچھ قریب سے دیکھ بھی لیا ہے۔ یہ بات آپ یاد رکھیں کہ پاکستانی حکومت کو ہر طریقے سے دعوت دے دی جا چکی ہے۔ نوح علیہ السلام جب بد دعا فرما رہے تھے کہ میں نے اپنی قوم کو ہر طریقے سے دعوت دی ایک طریقہ بھی میرے لئے کار آمد ثابت نہیں ہوا، تو لہذا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے بڑے سب کو تباہ کر دیا۔ تو میں بھی یہی کہتا ہوں کہ ختمِ نبوت ﷺ سے لے کر سپاہِ صحابہؓ تک، پھر نفاذِ شریعت محمدی ﷺ اور پھر تحریک طالبان پاکستان، اسی طریقے سے انفرادی اور اجتماعی انداز سے دعوت، سیلاب کے ذریعے، زلزلے کے ذریعے، ہر طریقے سے اللہ نے دعوت دی ہے۔ مگر یہ سیدھے نہیں ہوئے، یہ خفیہ ایجنسیاں، فوج اور یہ حکومت، سیدھی نہیں ہوئی۔ مگر اللہ ان کو سیدھا کر دیں گے، نا آشنا عذابوں کے انتظار میں رہو۔

فوج سے میں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمارے اور تمہارے مابین جنگ ہے، اگر تم لوگ ہمارے جنگی قیدیوں کو مارو گے، تو ہم بھی تمہارے جنگی لوگوں کو ماریں گے۔ تم لوگ طالبان کے چھوٹے سے لر کر بڑے تک ہر ایک پر حملے کرتے ہو، تو پھر یہ یاد رکھو کہ ہر عمل کا ردّ عمل ہوتا ہے، لیکن ہم شریعت کے حدود کے اندر رہ کر کام کرتے ہیں، اگر شریعت کی

حدود ہمارے آگے نہ ہوتیں، اور قیامت کے دن اللہ پاک کے سامنے ہماری حاضری وجوابداری نہ ہوتی، تو تمہیں پتہ چل جاتا کہ قتل کس طرح کئے جاتے ہیں۔

تم لوگوں کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ تم لوگوں کو اپنا کردار معلوم ہے کہ تم نے ہماری عورتوں کے ساتھ کیا، اور یہ جو ابھی موجودہ کردار شروع کیا ہے یہ بھی کسی سے ڈھکا چھپا ہوا نہیں ہے۔ ہم کیونکہ حالت جنگ میں ہیں اس لئے ایک دوسرے کے حالات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا، اور ہمیں موقعہ مل گیا، دن تو بدلتے رہتے ہیں، پاکستان کا نظام تباہ ہے، نہ اسے امریکہ بچا سکے گا، نہ یہ مرتد، بے غیرت اور بزدل فوج بچا سکے گی، الاّ ماشاء اللہ ، اگر ان میں کچھ اچھے لوگ ہیں، تو اللہ ان کو ہدایت دے اور غلامی سے نکال دے، اور یاد رکھو جو تم نے کیا ہے وہ یقیناً تمہارے سامنے ہے۔ کتنے ہی ہمارے قیدیوں کو جیلوں سے نکال کر، انہیں تم نے بزدلی سے شہید کیا، اور کہا کہ مقابلے میں مارے گئے ہیں، صاف بات کیوں نہیں کرتے کہ مجرم تھے، اس لئے ہم نے انہیں شہید کیا، یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم نے انہیں قتل کیا ہے، یہ کیا بات ہوئی کہ جنگ بھی کرتے ہو، کچھ کو قبول کرتے ہو، اور بعض کو چھپاتے ہو۔ ہم جو بھی بات کرتے ہیں دلیل کے ساتھ ثابت کرتے ہیں، اور دلیل بھی وہ جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں قابلِ قبول ہو، اور یہی ہماری کوشش ہے کہ کسی چڑیا کی موت بھی بغیر جواز کے نہ ہو (یعنی ہماری چھوٹی سی چھوٹی کاروائی بھی بغیر شرعی دلیل کے نہ ہو)، انسان کی موت تو بہت بڑی بات ہے، اور مسلمان کی موت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم کرنا آسان ہے، ایک مسلمان کے قتل سے۔ یہ چھوٹی بات بات نہیں ہے، ہم خواہ مخواہ قتل کے شوقین نہیں ہیں، خون بہانے کے شوقین نہیں ہیں۔ تم لوگ جو قیدیوں کو اتنی بے دردی سے ٹارچر کرتے ہو پھر شہید کرتے ہو، پھر مختلف علاقوں، چوکوں میں ان کی لاشیں گراتے ہو، پانچ، آٹھ، دس، دس لاشیں ہفتے ، مہینے بعد جگہ جگہ گراتے ہو، جس پر دنیا بھی گواہ ہے اور کتنی ہی بار لوگوں نے اس کا اظہار بھی

کیا ہے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ اس عمل کا پھر ردّ عمل بھی ضرور ہوگا۔ یہ جو پچھلے دنوں والا واقعہ ہے پشاور چھاونی والا، اگر یہ سکول آرمی پبلک سکول تھا، تو فوج والو! ہمارا تمہارا دوستانہ تو نہیں ہے کہ ہم تمہارا لحاظ کریں، ہم کوشش کریں گے جہاں بھی اس طرح کی چھاونیاں ہوں، اس طرح کے مراکز جہاں بھی ہوں گے، جہاں پر ان فوجیوں کے بالغ ۱۸ سے بیس سال کے لڑکے پڑھتے ہوں، وہ انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ ہیں، چاہے یہ یا تم ہمیں کہیں بھی مل جاو، اور اگر میں تمہیں مل جاوں تو مجھے مارو لیکن نابالغ بچوں اور عورتوں کو کچھ مت کہو، کیونکہ یہ بے غیرتی کی علامت ہے، اخلاقی معیار سے گری ہوئی بات ہے۔

اور ہم غیر اخلاقی کام نہیں کریں گے، لیکن جنگ جاری رکھیں گے۔

ہم شہادتوں اور جیلوں سے ختم نہیں ہوں گے، نیت ہماری صرف اور صرف اللہ کی رضا ہے اور ہم نے اللہ کے دین پر غیرت کی ہے، انشاء اللہ، اللہ بھی ہم پر غیرت کریں گے، ہمیں کبھی بھی رسوا نہیں کریں گے، کبھی ضائع نہیں کریں گے، یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اس پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ پشاور والی کاروائی کے لئے جو ہم نے ساتھیوں کو بھیجا تھا، تو ہدایات یہ دی تھیں کہ آپ لوگ سکول کا محاصرہ کرلینا ہم میڈیا کی توجہ حاصل کر کے اپنے مطالبات ان کے سامنے رکھیں گے، جن میں سرِ فہرست ہماری ان عورتوں کی بازیابی ہے جن کو گرفتار کر کے قید میں ان کی عزتوں کو تم نے پامال کیا، انہیں ٹارچر کرتے اور مارتے ہو، اور بہت سوں کو تم نے نظر بند کیا ہوا ہے ، یہ سب باتیں تم بھی، اور ہم بھی جانتے ہیں۔ ہم مخلوق کے آگے فریاد نہیں کرتے، صرف اور صرف اللہ کے سامنے فریاد کرتے ہیں۔

ہمارا صرف ایک اللہ مددگار ہے اور باقی ہم کسی سے کسی بھی قسم کی کوئی توقع نہیں رکھتے ہیں، ہم کسی پر اللہ کے علاوہ بھروسہ نہیں کرتے۔

ہمارا صرف اور صرف وہی ایک رب العالمین ہے، کہ جس کے دین پر ہم نے غیرت کی ہے، اور اس کے دین کی خاطر ایک عقیدے اور نظریے کو لے کر میدان میں نکلے ہیں، ہماری حفاظت ہمارا رب کرے گا، چاہے امریکہ آجائے، نیٹو آجائے، روس آجائے اور تم ساتھ آجاؤ اور ساری دنیا بھی ساتھ مل کر آجائے تو بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے رب نے جو فیصلہ کیا ہے، اس کو نہ تم بدل سکتے ہو اور نہ تمہارا دادا (امریکہ) بدل سکتا ہے۔ انشاء اللہ

اس بات کو خوب سمجھ لو، یہ چھاونی تھی، صرف سکول نہیں تھا، اس کے ارد گرد ہر طرف فوج تھی، اگر صرف سکول ہی تھا تو اس میں کرنل اور بریگیڈئر کیا کر رہے تھے، ہم نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اس جگہ کو محاصرہ کر لو، تاکہ اس کے ذریعے مطالبات کو منوا لیں۔ لیکن فوج بیچ میں آگئی، بہت سے بچوں کو فوج نے مار ڈالا، ہمارے ایسے جنتی (متقی) ساتھی تھے، ان کی رگوں میں بھی خون تھا، پانی نہیں تھا، وہ نوجوان اللہ کی رضا کے لئے آگ کے دریا میں کودے تھے، انہوں نے باقاعدہ ہر بچے سے پوچھا کہ فوجی کا بچہ کونسا ہے، پھر اچھی طرح دیکھا کہ بالغ ہے یا نہیں، تمہارے ڈاکٹر میڈیا پر کہہ رہے تھے کہ طالبان نے بہت حوصلے اور آرام سے کام کیا ہے ،طالبان گھبرائے ہوئے نہیں تھے، اگر ہمارا مقصد سارے بچوں کو مارنا ہوتا تو باقی بچوں کو ہم سے فوج نے نہیں بچایا، ان کو ہم سے صرف قیامت کے خوف

اور قبر کے خوف نے بچایا ہے، (ان میں بالغ بچوں کو) ہم نے اسلئے نشانہ بنایا کہ کل کو فوجی بننے سے پہلے ان کا کام تمام کر دیا جائے، باقی جو ابھی چھوٹے ہیں انہیں (بالغ ہونے کے بعد) پھر دیکھا جائے گا۔

بالغ بچوں کو مارنے کا مقصد تم لوگوں کو درد پہنچانا تھا، تاکہ جب ایک فوجی کی بیوی روئے، تو اس فوجی کو احساس ہو کہ اس نے کتنی ماؤں کو رلایا ہے۔ تم لوگوں نے ہمارے چھوٹے چھوٹے، دو دو، تین تین سال تک کے بچوں کو جیل میں ڈالا، جو کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، ساری دنیا جانتی ہے لیکن میں حیران اس بات پر ہوں کہ آج ان بے غیرت، بزدل اور مرتد فوجی افسروں کے ۱۸، ۲۰ سال کے بالغ بچوں پر کیوں اتنا واویلا مچایا جا رہا ہے، حالانکہ ادھر کیمپوں سے ہمارے ہزار سے اوپر لڑکے اور لڑکیاں غائب ہیں، لال مسجد و جامعہ حفصہؓ کو دیکھیں، ہر رات جیٹ طیاروں کی بمباری اور توپ خانے کو دیکھیں، لیکن ان سب پر تو کوئی واویلا نہیں ہوتا، واویلا ہے تو صرف فوج کے بچوں کے نشانہ بنانے پر۔ اس بات پر تو کوئی واویلا نہیں کہ مساجد شہید ہو گئیں، قرآن کے ہزاروں نسخوں کو شہید کیا گیا، مدارس شہید ہو گئے، داڑھی کے تقدس کو پامال کیا گیا، منبر و محراب کو شہید کیا گیا، لیکن اس پر کوئی واویلا نہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ہندو فوج نے بھی کبھی اپنے مندر کو نشانہ نہیں بنایا ہوگا، نہ اپنی مذہبی کتاب پر گولی چلائی ہو گی، اپنے مقدسات کو مسمار نہ کیا ہو گا، آج تک انگریز نے اپنے گرجے کو نہیں گرایا ہو گا، اپنے پوپ کو نہیں مارا ہو گا، مگر اس بے غیرت و مرتد فوج نے مسجد، قرآن پر حملہ کیا، اپنے مقدسات کو بھی گرایا۔ جو مذہبی لوگ ہیں، جنہوں نے اس کا نکاح پڑھوایا، اس طبقہِ علماء پر بھی اس نے حملہ کیا، ان کو بھی معاف نہیں کیا، تو یہ ہندو، انگریزوں اور سکھوں سے بھی زیادہ بے غیرت، یہ خود کو مسلمان کہنے والے انسانی، حیوانی بے غیرت ہیں۔

میڈیا والوں کو میں کہوں گا، تم لوگ تو مزدوری کرتے ہو، اپنے بچوں کے لئے روزی کماتے ہو، آپ لوگوں کو چاہئے کہ فریق نہ بنو، انصاف سے کام کرو، اگر بالفرض ان حالات میں اسلام کی خدمت کی تو تم لوگوں کا جہاد ہے، لیکن ابھی جو عمل تم لوگوں نے شروع کیا

ہے، تو یقیناً جنگ آپ لوگوں نے اپنے سر لے لی ہے، ان سب لوگوں کو ہمارے خلاف تم کرتے ہو، میری اس بات سے تمہارا بھی ذہن کھل جائے گا اور ہمارا بھی تمہارے متعلق ذہن کھل چکا ہے۔ انشاء اللہ

میں آپ لوگوں کو ایک آسان نسخہ بتاتا ہوں، ہمارا دعویٰ ہے کہ جمہوریت کفر ہے، جو اس نظام کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں وہ کفر ہے، یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے، یہ کفر اور اسلام کی بات ہے، پھر تم میڈیا والے

نواز شریف، اور فوج کو لاو، درباری ملاوں اور سرکاری مفتیوں کو لے آو، مولانا صوفی محمد جو کہ جیل میں ہے، اللہ ان کو دین کی خدمت کی خاطر رہائی عطا فرمائے، ان سب کو اُن کے پاس بٹھائیں، اگر یہ جمہوریت اسلام ثابت ہوئی تو میں ان کے سارے مطالبات ماننے کو تیار ہوں، لیکن اگر یہ جمہوریت کفر ثابت ہوئی، تو یہ لوگ ہماری بات مان لیں، آپ میڈیا والے بھی ان پر زور دیں۔

آخر میں، میں حکومت خبر دار کرتا ہوں کہ اگر عورتوں کی گرفتاریوں اور نظر بندیوں کا سلسلہ بند نہ ہوا، اور قیدیوں پر تشدد اور قتلِ عام کا سلسلہ بند نہ ہوا، تو ایسے سخت ردِ عمل کے انتظار میں رہو، کہ پشاور تم سے بھول جائے گا، اور جو برادر تنظیمیں اس بات میں شک میں ہیں کہ فوجیوں کے بالغ بچوں کو مارنا کیسا ہے، تو میرا اُن سب کو چیلنج ہے کہ آپ لوگ اپنے اپنے نمائندوں کو ہمارے پاس بجھوادو کہ اس معاملے پر بحث کریں، اور تمام فدائی بھائیوں سے کہتے ہیں کہ جو اس طرح کے ٹارگٹس کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں اور فی الحال ہم سے رابطے میں نہیں ہیں، وہ رابطے میں آئیں۔

ولسلام

نوٹ: پشاور حملے کے حوالے سے اس بیان کو اور نیچے دیئے گئے شرعی دلائل کو شائع کرنے کا مقصد اس حملے کے شرعی جواز کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہ کر کے حجت تام کرنا ہے، باقی ہدایت دینا اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے، لہذا اگر کوئی پھر بھی ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کرے تو اسے اپنے عمل پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پشاور پبلک اسکول کا حملہ شرعی تناظر میں

کفر و اسلام کے درمیان چودہ سالوں سے جاری لڑائی جس کو صدر بش نے صلیبی جنگوں کا ایک سلسلہ قرار دیا تھا، الحمدللہ عالمی جنگ کی صورت اختیار کر چکی ہے، آج پوری دنیا میں کفار اور ان کی غلام مرتد افواج گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو چکی ہیں اور اپنی شکست کا خود اعتراف کر رہے ہیں۔

دینِ اسلام میں "عقیدۃ الولاء والبراء" ایمان کی بنیادی چیزوں میں سے ایک ہے، کوئی بھی شخص جو اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ کلمے کے ضمن میں اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ کافروں اور اللہ کے دشمنوں سے برائت وبیزاری کرے گااور صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی دوستی کا تعلق رکھے گا، چنانچہ اگر کوئی شخص "عقیدۃ الولاء والبراء" پر یقین نہ رکھتا ہو تو شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں باتفاقِ فقہائے امت وہ مسلمان تصور نہیں کیا جائے گا، اسی سلسلے میں اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَھُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡھُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۱﴾ (مائدۃ:۵۱)

"اے ایمان والوں یہود ونصارا کو اپنا دوست نہ بناو، یہ بعض، بعض کے دوست ہیں اور جس نے ان سے دوستی کی وہ انہیں میں سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے"

اور فرمایا:

(وَلَوۡ کَانُوۡا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَا اتَّخَذُوۡھُمۡ اَوۡلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡھُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۱﴾ (مائدۃ:۸۱)

"اگر وہ اللہ، اس کے رسول اور جو ان پر نازل ہوا ہے (یعنی قرآن) پر ایمان رکھتے تو کافروں کو اپنا دوست نہ بناتے"

اور سورہ نساء میں ایسے لوگوں کو منافق کہا گیا ہے اور ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنانے کا کہا ہے:

بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَھُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ ﴿۱۳۹﴾

"منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنائیں، ان لوگوں کو جو کافروں کا ساتھ دیتے ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر"

ایک اور آیت میں ایسے ہی لوگوں کی جو کفار کا ساتھ دیتے ہیں، ایمان کی نفی کی گئی ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:

لَایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ (اٰلِ عمران)

"مومن لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو اپنا یار و مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس کا اللہ جل جلالہ سے کوئی تعلق نہیں"

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ .... سے سورت مائدہ کی اس آیت اور حضرت حذیفہؓ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

لیتق احدکم ان یکون یہودیا او نصرانیا وھو لایعلم ثم تلا ھذہ الآیۃ

"تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرے کہ وہ یہودی یا نصرانی بن چکا ہو اور اس کو پتہ بھی نہ ہو، پھر آپؓ نے اس آیت کو پڑھا"

ان آیتوں کی تفسیر میں امتِ اسلام کے تمام معتمد مفسرین نے لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان لڑائی چھڑ جائے اور کوئی مسلمان جا کر کافروں کی صف میں مسلمانوں کے خلاف شامل ہو جائے تو اس عمل کی وجہ سے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

آج عالمی جہاد میں ایک طرف تو واضح کافر یعنی امریکا اور اس کے اتحادی ہیں، جن میں پاکستانی فوج ان کا فرنٹ لائن اتحادی ہے، تو دوسری طرف امتِ مسلمہ کے غیور مجاہدین ان کے مقابلے میں انتہائی کم وسائل لیکن بلند حوصلے کے ساتھ لڑ رہے ہیں، ایک طرف کفری جمہوری نظام اور اس کے آلہ کار ہیں تو دوسری طرف اسلامی نظام اور اس کے جانباز ہیں اور یہ تقسیم پوری دنیا پر واضح بھی ہے تو

پھر اس طرح کی واضح صورت ہونے کے باوجود پاکستانی حکمرانوں اور فوج کا کافروں کا اتحادی بننا یا کسی اور نام نہاد مسلمان کا ان کا اتحادی بننا اور دہشتگردی کے نام پر مجاہدین اور ان کے بیوی بچوں کو قتل کرنا، انہیں بمباری کا نشانہ بنانا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ پاکستانی حکمران اور اس کے سیکورٹی ادارے مکمل طور پر مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھی اور ان کے مدد گار ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے جمہوری کفری نظام کے خاتمے اور نفاذِ شریعت کے مطالبے کی پاداش میں لال مسجد کے ڈیڑھ ہزار طلبہ وطالبات کو فاسفورس بموں اور ہیلی کاپٹر شیلنگ سے بے دردی سے شہید کرنا اور پھر ان کی لاشوں کو تیزاب پھینک کر مسخ کرنا پاکستانی حکمرانوں اور اس کے سیکورٹی اداروں کی طرف سے اللہ تعالی کے دین سے دشمنی وارتداد کا ایک عملی اقدام ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے :

(قاتل المصلی لصلوٰۃ لا یکون الا کافرا)

'' کسی نمازی کو نمازی ہونے کی وجہ سے قتل کرنا کفر ہے ''

اسی لیے کسی مجاہد کو اس لیے قتل کرنا کہ وہ مجاہد ہے یہ بھی کفر ہے۔

لہذا پاکستانی حکمران ہوں یا ان کے سیکوٹی ادارے یا اس جنگ میں امریکیوں کی صف میں شامل اور کوئی نام نہاد مسلمان، یہ سب ظاہراً ایک ہی صف میں کھڑے ہیں اور سب کے سب مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے کس کا دل اس جنگ میں مجاہدین کے خلاف لڑائی پر راضی ہے اور کس کا نہیں اور کون مجاہدین کا دفاع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کون ان کے خلاف ہے، جب کہ فقہی اصول یہ ہے کہ '' جب استقراء تمام افراد کا ممکن نہ ہو تو کلی کے تمام افراد پر یکساں حکم لگتا ہے '' یعنی جب یہ تعیین کرنا ممکن نہ ہو کہ فلاں فوجی کا عقیدہ ایسا ہے اور فلاں کا ایسا، تو پھر ان کی مجموعی جماعت پر ظاہر کے لحاظ سے یکساں حکم لگے گا۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب حضرت ابنِ عباس جنگِ بدر میں گرفتار ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لیے نہیں نکلا تھا، بلکہ مشرکین مکہ کے خوف کی وجہ سے ان کے لشکر میں شامل ہوا تھا اور میرا ارادہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونے کا تھا نہ کہ لڑائی کا، تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا :

((أما ظاهرك فعلينا وأما سريرتك فالى الله ... ...))

یعنی آپ کا ظاہر کافروں کے ساتھ جنگ میں نکلنے کا ہے اور ہماری مخالفت میں ہے، اس لیے ہم باقی کافر قیدیوں کے ساتھ جو معاملہ کریں گے وہ ہی آپ کے ساتھ بھی کریں گے، کیوں کہ ہم ظاہر کے مکلف ہیں اور آپ کے باطن کی بات اللہ تعالی کے حوالے ہے جو آپ سے اس کے مطابق حساب لیں گے۔

: لکھتے ہیں رحمہ اللہ علامہ ابنِ تیمیہ

(لو رأیتمونی فی صف الکفار و علی رأسی مصحف فاقتلونی)

اگر تم مجھے کافروں کی صف میں مسلمانوں کے خلاف ایسی حالت میں بھی دیکھو کہ میرے سر پر ''
''قرآن مجید ہو تو تب بھی مجھے قتل کر دینا۔

ان دلائل کو دیکھتے ہوئے تمام پاکستانی حکمران اور فوج اور اس کے سیکورٹی ادارے واضح طور پر مرتد ہیں، ان سے قتال کرنا تمام امتِ مسلمہ اور خاص طور پر پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور جو شخص بھی اس جنگ میں امریکہ یا پاکستانی مرتد افواج کا ساتھ دے تو وہ اسلام اور امتِ مسلمہ کا بدترین خائن ہے اور شرعاً :واجب القتل ہے، روایت میں آتا ہے

عن عامر بن سعد بن أبی وقاص، عن أبیہ أن سعد بن معاذ حکم علی بنی قریظة أن یقتل منھم کل من (جرت علیہ المواسی، فقال النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) : (حکمت فیھم بحکم اللہ

کہ سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنی قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر وہ.......... ''
نے **فرمایا اے** ﷺ فرد قتل کیا جائے جس کے زیر ناف بال نکل چکے ہوں، تو رسول اللہ
''آپ نے اللہ تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔ **(!سعد**

ان خائن و مرتد لوگوں کے رشتہ داروں اور ان کے بیوی بچوں پر لازم ہے کہ ان سے قطع تعلق کر کے جدائی اختیار کر لیں ،لہذا ان کے لئے ان مرتدین کے ساتھ رہنا جائز نہیں۔ جبکہ پاکستانی فوج **،ان کی بیویوں کے نکاح فسخ ہو چکے ہیں جو بالغ ہوں اور معاصر عالمی جنگ میں کسی بھی طریقے سے مرتدین کا** اور حکمرانوں کے وہ بچے اور عورتیں ،واجب القتل ہیں، **ساتھ دیتے ہوں**

آرمی پبلک اسکول پر طالبان کا حملہ بھی اسی فریضے کو انجام دینے کی ایک کڑی ہے، کیونکہ مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوئی:

- اس اسکول میں ۹۰ فیصد بچے پاکستانی مرتد فوج اور حکمرانوں کے پڑھتے ہیں۔

- سکینڈری اور ہائیر سکینڈری سیکشنز جن کو ٹارگٹ کیا گیا ہے، میں پڑھنے والے اکثر لڑکوں کی عمریں ۱۵ تا ۲۰ سال ہیں۔

- اس اسکول میں طلبہ کو اسلام اور مجاہدین کے خلاف تیار کیا جاتا ہے اور اسی بنیاد پر ان کی ذہن سازی کی جاتی ہے۔

- اس اسکول میں زیر تعلیم کسی بالغ لڑکے نے آرمی کے اسکول میں پڑھنے کے علاوہ اپنے فوجی باپ یا بھائیوں کے عمل سے کسی قسم کی برأت کا اظہار نہیں کیا تھا۔

- حملے کے وقت ایک پروگرام بھی جاری تھا، جس میں اطلاع کے مطابق ۲۰۰ سے زائد اعلیٰ فوجی افسران کے بیٹے شریک تھے، عین حملے کے وقت ایک آرمی کرنل کا وہاں پر لیکچر دیتے ہوئے مارا جانا بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہاں طلبہ کو معاصر عالمی جہاد اور مجاہدین کے خلاف تیار کیا جاتا ہے۔

لہذا شرعی تناظر میں ان کا قتل بالکل درست ہے اور اس حملے میں حصہ لینے والے تمام فدائی شہید ہیں

نحسبھم کذلک واللہ حسیبھم۔

کمانڈوز اور کئی اہلکار بھی دس ایس ایس جی اس کاروائی میں طالبان مجاہدین کے ہاتھوں بالغ لڑکوں کے علاوہ مردار ہو کر جہنم واصل ہوئے، جبکہ دجالی میڈیا اور پاکستانی مرتد فوج کا یہ پروپیگنڈا پھیلانا کہ اس میں تمام چھوٹے بچے اور طالب علم مارے گئے، مسلمانوں کو دھوکہ دینے والی بات ہے، کیوں کہ قتل ہونے والے تمام لڑکے بالغ تھے۔ اسلام میں نابالغ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا قتل جبکہ ان کا جنگ میں کوئی کردار نہ ہو، ناجائز اور حرام ہے، لیکن بالغ لڑکوں کا قتل جب کہ وہ کفر کا ساتھ دینے والے اور ان کا حصہ ہوں، بالکل جائز ہے اور اس پر قاتل مجاہد کو عند اللہ انشاءاللہ اجر و ثواب ملے گا۔ پشاور آرمی پبلک اسکول

میں طالبان کا ہدف بالغ لڑکے تھے اور انہیں عالمی معاصر جہاد اور خاص کر پاکستانی جہاد کے خلاف اور دہشتگردی کے خلاف نام نہاد جنگ کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔

ان لڑکوں اور ان کے والدین کا "آرمی پبلک اسکول" کا انتخاب کرنا بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ سب اس جنگ میں کفار اور مرتدین کی صف میں کھڑے ہیں، البتہ پھر بھی اگر عوام میں سے کوئی اس اسکول میں تھا اور جہل کی وجہ سے اس کو اس تمام صورتِ حال کا علم نہیں تھا اور وہ مجاہدین کے خلاف بھی نہیں تھا تو ہم ان مرتدین کے ادارے میں ان کے درمیان اس بات کے مکلف نہیں کہ اس شخص کی چھان بین کریں اور اس کو حملے میں بچائیں، کیوں کہ ہم ظاہر کے مکلف ہیں: جیسے کہ حضرت ؓ کے ذکر کردہ واقعہ سے معلوم ہوا، یہ ان کے والدین کی غلطی ہے کہ کفر اور اسلام کی اس واضح عباس تصادم کو دیکھتے ہوئے، اور مجاہدین کے بار بار اس بات کا اعلان کرنے کے باوجود کہ عام لوگ پاکستان کے مرتد حکمرانوں اور پاکستانی سیکوٹی اداروں سے منسلک اداروں سے دور رہیں، پھر بھی اپنے لڑکوں کو ایسے اسکولز میں داخل کراتے ہیں، جن پر ان مرتدین کے واضح لیبل لگے ہوئے ہیں۔

:رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَبَثَ)) رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ، فَقَالَ: « الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ »، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ، قَالَ: « نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى، يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)) (رواہ مسلم واحمد)

نیند میں کچھ اضطراب کا شکار ہوئے، نیند سے بے دار ہونے پر ہم نے ﷺ ایک مرتبہ نبی کریم " نے ﷺ سوال کیا کہ آج نیند میں آپ کی جو حالت تھی عموما تو ویسی حالت نہیں ہوتی؟ آپ فرمایا: تعجب کی بات ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلیں گے، ان کا مقصد ایک قریشی آدمی کو مغلوب کرنا ہوگا جو کہ بیت اللہ میں پناہ لیا ہوگا، یہاں تک کہ جب یہ مقامِ بیداء میں پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ہم نے استفسار کیا کہ اے اللہ نے فرمایا: ہاں، ان ﷺ کے رسول! راستے میں تو بہت سے (غیر متعلقہ) لوگ بھی ہوتے ہیں؟ آپ میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو جانتے بوجھتے بیت اللہ پر چڑھائی کریں گے، جبکہ بعض مجبور اور بعض

مسافر بھی ہوں گے، یہ سب اکھٹے ہلاک کر دئے جائیں گے، البتہ قیامت کے روز انہیں الگ الگ اٹھایا جائے گا، اللہ تعالی ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

((هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْفِقْهِ التَّبَاعُدُ مِنْ أَهْلِ الظُّلْمِ وَالتَّحْذِيرُ مِنْ مُجَالَسَتِهِمْ وَمُجَالَسَةِ الْبُغَاةِ وَنَحْوِهِمْ مِنَ الْمُبْطِلِينَ لِئَلَّا يَنَالَهُ مَا يُعَاقَبُونَ بِهِ وَفِيهِ أَنَّ مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ جَرَى عَلَيْهِ حُكْمُهُمْ فِي ظاهر عقوبات الدنيا))

''اس حدیث سے کئی فقہی احکامات معلوم ہوتے ہیں کہ ظالموں کی قربت سے بچنا چاہیے اور ظالموں، باغیوں اور ایسے ہی دیگر اہل باطل کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ ان پر نازل ہونے والی سزا سے بچا جا سکے۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو شخص کسی گروہ میں شامل ہو کر محض ان کی تعداد میں اضافے کا باعث بنتا ہے تو دنیا کی ظاہری سزاؤں میں اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جاتا ہے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ سورۂ مائدہ: آیت ۵۱ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

(ومن یتولھم منکم) ای یعضدھم علی المسلمین (فانہ منھم) بین تعالی ان حکمہ کحکمھم

''اور تم میں سے جو کوئی بھی انہیں اپنا دوست بنائے) یعنی مسلمانوں کے مقابلے میں ان کی مدد کرے (تو وہ انہی میں سے ہے) یعنی اس کا اور ان (یہود و نصارا) کا شرعی حکم ایک سا ہے۔''

اور امام طبری رحمہ اللہفرماتے ہیں:

(فانہ منھم) فھو من اھل دینھم وملتھم

(وہ انہی یہود و نصارا کے دین وملت پر ہیں۔)

اور امام مظہری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یعنی کافر منافق

(وہ انہی کی طرح کافر ومنافق ہے۔)

:فرماتے ہیں رحمہ اللہ اور امام ابو بکر جصاص حنفی

فھو اخبار بانہ کافر مثلھم بموالاتہ ایاھم

(یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ جو مسلمان کفار کا ساتھ دے وہ انہی کی طرح کافر ہو جاتا ہے۔)

:فرماتے ہیں رحمہ اللہ علامہ حسین احمد مدنی

''قتلِ مسلم کی تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان کافروں کے ساتھ ہو کر ان کی فتح ونصرت کے لیے مسلمانوں سے لڑے یا لڑائی میں ان کی اعانت کرے اور جب مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جنگ ہو رہی ہو تو وہ غیر مسلموں کا ساتھ دے، یہ صورت اس جرم کے کفر وعدوان کی انتہائی صورت ہے اور ایمان کی موت اور اسلام کے نابود ہو جانے کی ایک ایسی اشد حالت ہے جس سے زیادہ کفر وکافری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، دنیا کے وہ سارے گناہ، ساری معصیتیں، ساری ناپاکیاں، ہر طرح وہر قسم کی نافرمانیاں جو ایک مسلمان اس دنیا میں کر سکتا ہے یا ان کا وقوع دیہان میں آ سکتا ہے، سب اس کے آگے ہیچ ہیں، جو مسلمان اس کا مرتکب ہو وہ قطعاً کافر ہے اور بد ترین قسم کا کافر ہے۔ اس کی حالت کو قتلِ مسلم کی پہلی صورت پر قیاس کرنا درست نہ ہو گا، اس میں صرف قتلِ مسلم ہی کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ اسلام کے خلاف دشمنانِ حق کی اعانت ونصرت بھی کی ہے اور یہ بالاتفاق اور بالاجماع کفرِ صریح اور قطعی طور پر مخرج من الملۃ ہے۔ جب شریعت ایسی حالت میں غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کا علاقہ محبت رکھنا بھی جائز نہیں رکھتی تو پھر صریح اعانت فی الحرب (جنگ میں مدد) اور حمل السلاح علی المسلم (مسلمان پر ہتھیار اٹھانے) کے بعد کیوں کر ایمان واسلام باقی رہ سکتا ہے۔''

((معارفِ مدنی:۵۰۱

پس واضح رہے کہ شرعی دلائل کی روشنی میں پاکستانی حکمران وفوج اور اس کے تمام سیکورٹی ادارے بشمول پولیس ورینجرز فقہاء کرام کے اس بات پر اتفاق واجماع ہونے کی وجہ سے کہ کوئی مسلمان اگر جنگ میں مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دے تو وہ بالاتفاق مرتد ہے اور جو کوئی بھی ان مرتدین کی صف میں اور ان کے خاص اداروں کے ساتھ منسلک ہو مباح الدم ہے۔

واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم

ہشام خراسانی
صفر۱۴۳۶ھ ۲۷